



سوال

(1055) عید کے خطبے لگنے میں نیز عید کا خطبہ پڑھ کر یا کھڑے ہو کر؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا عید کے خطبہ میں خطیب ایک خطبہ دے کر بیٹھ کر پھر کھڑا ہو کر دوسرا خطبہ دے گا یا کہ درمیان میں نہیں بیٹھے گا بلکہ ایک ہی خطبہ دے گا؟ نیز جو علماء عید کے خطبہ کو جمعہ کے خطبہ پر قیاس کرتے ہیں ان کے اس قیاس کی کیا حیثیت ہے؟ اس سوال کا تفصیلی جواب ارشاد فرما کر عندا ماجور ہوں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اصلاً عید کے لیے خطبہ ایک ہے۔ دو خطبے کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ امام بخاری رحمہم اللہ نے اپنی ”صحیح“ میں بایں الفاظ باب قائم کیا ہے: **باب الخطبۃ بعد العید پھر اپنی سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ، ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کا عمل نقل کیا ہے:**

قُلْتُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ (صحیح البخاری، باب الخطبۃ بعد العید، رقم: ۹۶۲)

پھر دوسری روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ (صحیح البخاری، باب الخطبۃ بعد العید، رقم: ۹۶۳)

ان روایات میں وارد لفظ ”الخطبۃ“ سے معلوم ہوا، کہ عید کا صرف ایک خطبہ ہے۔ دو نہیں اور جو لوگ دو خطبوں کے قائل ہیں، ان کا استدلال بعض ضعیف روایات سے ہے۔ اسی طرح وہ خطبہ عید کو جمعہ کے خطبہ پر قیاس کرتے ہیں۔ بعض اہل علم نے اس مسلک کو اختیار کیا ہے۔ لیکن یہ مذہب مرجوح ہے۔ راجح بات پہلی ہے۔ کیونکہ ثانی الذکر کی دلیل کمزور ہے، اور اس پر قیاس کی بھی کوئی حیثیت نہیں۔ اس لیے کہ عبادت میں اصل ”عدم قیاس“ ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حاقظ ثناء اللہ مدنی



كتاب الصلوة: صفحہ: 840

محدث فتویٰ